Regd No. L 5256

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

فی پرچہ ۱/

یوم چہار شنبہ — ۲۳ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ — ۹ نبوت ۱۳۳۴ ہش — ۹ نومبر ۱۹۵۵ء — نمبر ۲۶۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

— از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ —

لاہور ۷ نومبر۔ حضور کی عام صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ آج مورخہ ۷ نومبر کو بھی تین ڈاکٹر صاحبان نے حضور کا معائنہ کیا۔ انہوں نے کافی دیر اور بڑی دلچسپی سے معائنہ کرنے کے بعد تسلی بخش رائے کا اظہار کیا۔ چونکہ تبلیغ اسلام کا بہت وسیع کام حضور کے پیش نظر ہے۔ اس اہم کام کے لئے کامل صحت کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس لئے تمام احباب خشوع و خضوع سے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کریں۔ کہ وہ شافی مطلق حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے تاکہ اسکے دین کا شجر سرسبز ہو اور سرور دو عالم سید ولد آدم حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا حضور اقدس کے ہاتھوں بلند ہو۔ آمین

آئندہ اسرائیل اور عرب ممالک میں سے جس پر پہلے حملہ ہوا امریکہ اس کی امداد کریگا

مشرق وسطیٰ میں امن برقرار رکھنے کے متعلق امریکہ کے نائب وزیر خارجہ کا اعلان

واشنگٹن ۸ نومبر۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر جارج ایلن نے کہا ہے کہ آئندہ اسرائیل اور عرب ممالک میں سے جس پر حملہ ہوا امریکہ حملہ آور کے خلاف اس کی امداد کرے گا۔ انہوں نے کل ایک بیان میں بتایا کہ دونوں میں سے جو بھی اس علاقے میں امن قائم رکھنے کی کوشش کریگا۔ اسے امریکہ کی تائید و حمایت حاصل رہے گی۔ اور جو اس علاقے کے امن میں خلل انداز ہوگا۔ وہ امریکہ کی ناراضگی اور مخالفت مول لے گا۔ مسٹر ایلن نے امید ظاہر کی۔ کہ مصر اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی دور کرنے کے لئے اقوام متحدہ نے جو تازہ تجاویز پیش کی ہیں۔ دونوں ملک انہیں منظور کر لیں گے

قاہرہ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل مصری حکام نے اس بارے میں اقوام متحدہ کی تازہ تجاویز پر غور کیا۔ نیز ایک اطلاع کے مطابق اسرائیل کے چار ہوائی جہازوں نے کل مصری علاقے پر پرواز کر کے عارضی صلح کے معاہدے کی پھر خلاف ورزی کی۔ مصری حلقوں کا کہنا ہے کہ مصر کی ہوائی توپوں نے ان جہازوں کو واپس چلے جانے پر مجبور کر دیا۔

سلطان سدی محمد بن یوسف کا بیان

پیرس ۸ نومبر۔ مراکش کے سلطان سدی محمد بن یوسف نے کہا ہے کہ مراکش کے تخت پر میری بحالی میرا مقصد نہیں تھا۔ بلکہ میری واپسی اعلیٰ تر مقاصد کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔

الجزائر کا مسئلہ جنرل اسمبلی کے ایجنڈے سے خارج کرانے کی کوشش

نیویارک ۸ نومبر۔ جنوبی امریکہ کے ممالک کے وفد الجزائر کا مسئلہ جنرل اسمبلی کے ایجنڈے سے نکال لینے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ جنوبی امریکہ کے ممالک کے وفد نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نام ایک مراسلہ تیار کیا ہے۔ جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ جنرل اسمبلی کے قواعد کی دفعہ ۲۲ کے تحت الجزائر کے مسئلے کو ایجنڈے سے خارج کرنے کے سوال پر غور کیا جائے۔

نئی گیس راولپنڈی پہنچانے کیلئے ۶۰ میل لمبی پائپ لائن مکمل ہو گئی

راولپنڈی ۸ نومبر۔ اٹک کے علاقہ میں جو نئی گیس نکلی ہے۔ اسے راولپنڈی پہنچانے کے لئے ساٹھ میل لمبی پائپ لائن مکمل ہو گئی ہے یہ گیس آئندہ ماہ کی پہلی تاریخ سے وہاں پہنچنی شروع ہو جائے گی۔ بعد میں گیس کو دوسری جگہوں تک پہنچانے کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ نئی گیس اس لحاظ سے سوئی گیس سے بہتر ہے کہ اسے صاف کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس کے استعمال میں آنے کی وجہ سے ملکی درآمد میں ایک کروڑ ۱۵ لاکھ روپے کی مزید کمی ہو جائے گی۔ ۱۹۴۷ء میں کارخانے وغیرہ چلانے کے لئے ۴ کروڑ روپے کا تیل سالانہ درآمد کیا جاتا تھا ۱۹۵۴ء میں تیل کی درآمد ۱۶ کروڑ تک پہنچ گئی تھی۔ گیس وغیرہ دریافت ہو جانے کے بعد سے تیل وغیرہ کی درآمد کم کرنے میں خاص مدد ملی ہے۔

حالیہ سیلابوں کی تباہ کاری کی اطلاع موصول ہونے پر جماعت احمدیہ سیرالیون کے صدر پیراموٹ چیف آنریبل الیمامی سوری کی طرف سے گورنر جنرل پاکستان کے نام دلی ہمدردی کا پیغام

بو۔ سیرالیون (بذریعہ ڈاک) جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کے صدر پیراموٹ چیف آنریبل الحاج الیمامی سوری نے ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل پاکستان کے نام سیرالیون کی احمدیہ جماعتوں کی طرف سے سیلابوں کی تباہ کاریوں پر ہمدردی کا حسب ذیل پیغام بذریعہ تار ارسال کیا۔

”ہمیں یہ معلوم کر کے سخت افسوس ہوا ہے کہ پاکستان کو پھر اس نوعیت کے سیلابوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ کہ جن کی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔ اور یہ کہ ان سیلابوں کی وجہ سے بہت جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ از راہ کرم مغربی افریقہ کے تمام احمدی مسلمانوں کی طرف سے پُر خلوص اور دلی ہمدردی کا پیغام قبول فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ایسے تباہ کن سیلابوں کا سدباب فرمائے۔ اور پاکستان کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

از طرف (پیراموٹ چیف آنریبل) الحاج الیمامی سوری صدر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون

اخبار احمدیہ

لاہور ۸ نومبر (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو آج اعصابی بے چینی میں خفیف سا افاقہ ہے۔ مگر بائیں گردہ میں تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو کل سارا دن درد میں اضافہ رہا اور گھبراہٹ کے دورے بھی بار بار ہوتے رہے۔ رات کا بیشتر حصہ بے خوابی میں گذرا آج صبح نسبتاً سکون ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

۱۸-۱۹-۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار

ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام اور اطفال کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے تحریک کریں۔ اور نمائندگان شوریٰ کو چاہیئے کہ وہ بروقت تشریف لے آئیں۔ سالانہ اجتماع کا پروگرام شوریٰ کا ایجنڈا اور بجٹ جملہ مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔ چونکہ سردیوں کا موسم ہے۔ اسلئے خدام و اطفال اپنے خیموں کے سامان کے علاوہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لیتے آویں۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ نومبر ۱۹۵۵ء

اسلامی اخلاق

آج جبکہ پاکستان میں دستور سازی کا معاملہ زیر غور ہے۔ اور ارباب اختیار یقین دلا رہے ہیں۔ کہ اب دستور بنانے میں تاخیر نہیں ہو گی۔ اور جبکہ نئے انتخابات ہونے والے ہیں۔ ملک کی بعض پارٹیوں نے مخلوط انتخاب کا بھی سوال اٹھا دیا ہے۔ اور اس کے متعلق کافی بحث ہو رہی ہے۔

انگریزی معاصر سول اینڈ ملٹری گزٹ نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں اس مسئلہ کے بعض پہلو ملک کے سامنے رکھے ہیں۔ تاکہ ارباب حل و عقد اس معاملہ کو طے کرتے وقت انہیں بھی زیر غور لائیں۔

چونکہ یہ ایک سیاسی معاملہ ہے۔ اور الفضل اصولاً سیاسیات سے علیحدہ رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے ہم اس مسئلہ پر رائے زنی ضروری نہیں سمجھتے۔ یہ ان لوگوں کا کام ہے۔ جو سیاسیات کے ماہر ہیں۔ کہ وہ سوچ بچار کر کے جو فیصلہ ملک و قوم کے لئے بہتر ہو۔ وہ کریں۔ اس لئے ہم جو اس اداریٔ نوٹ میں کہنا چاہتے ہیں۔ وہ اس معاملہ کے حسن و قبح کے متعلق نہیں۔ بلکہ محض ایک اسلامی اخلاق کا معاملہ ہے۔ جس نے ہمیں قلم اٹھانے پر مجبور کیا ہے۔

سول ملٹری گزٹ سراسر ایک سیاسی اخبار ہے۔ اس نے اگر اس مسئلہ پر بحث کی ہے۔ تو محض سیاسی نقطۂ نظر سے کی ہے۔ اور بے لاگ ہو کر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ اب یہ ارباب حل و عقد کا کام ہے۔ کہ سول کے استدلال کو زیر غور لائیں۔ اور اگر کوئی شخص یا گروہ اس کی رائے سے اختلاف رکھتا ہے۔ تو وہ برملا اسی سنجیدگی اور اخلاق سے اپنے اختلاف کو مع دلائل کے پیش کر سکتا ہے۔ مہذب ممالک ہی میں یہ دستور نہیں ہے۔ بلکہ اسلامی اخلاق ہم سے یہی تقاضا کرتا ہے۔ کہ دوسروں کی رائے سے جو سنجیدگی سے پیش کی گئی ہو۔ سنجیدگی کے ساتھ اختلاف کریں۔ اور اس کے دلائل کو دلائل سے رد کریں۔

مگر حیرت ہے کہ وہی لوگ جو ملک میں اسلامی قانون کے لئے طمطراق کے ساتھ دعویدار ہیں جن سے یہ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ کم از کم عملی اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کریں گے۔ یہ اخلاق کی نہایت مکروہ مثال عوام کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ذیل میں ہم مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی جماعت اسلامی کے سرکاری ترجمان روزنامہ تسنیم کی وہ تنقید بعینہٖ درج کرتے ہیں۔ جو اس نے اپنی اشاعت مورخہ ۳ نومبر ۱۹۵۵ء میں سول اینڈ ملٹری گزٹ کے متذکرہ بالا اداریہ پر کی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ اس کا ایک ایک لفظ نہ صرف اسلامی اخلاق کا بلکہ تہذیب کا بھی ماتم کر رہا ہے۔ فہو ھذا۔

"وہ مثل تو آپ نے سنی ہو گی۔ چور کی داڑھی میں تنکا۔ یہی یہ مثل ایک مقامی اینگلو قادیانی معاصر کا ایک اداریہ پڑھ کر یاد آ گئی۔ معاصر نے یہ اداریہ مخلوط انتخابات پر لکھا ہے۔ اور پاکستان کی بنیادوں کو ڈھا دینے والے اس "تیشے" کو بغلیں بجا بجا کر سراہا ہے۔ اداریہ کا "مطلع اول" یہ ہے۔ کہ جداگانہ انتخاب کا شور مشرقی پاکستان میں نظام اسلام نے مچا رکھا ہے۔ اور مغربی پاکستان میں جماعت اسلامی اس تحریک کی رہنمائی کر رہی ہے۔ ورنہ جہاں تک مشرقی پاکستان کا تعلق ہے۔ وہاں کے عوام تو سو فی صدی مخلوط انتخاب پر ایمان لا چکے ہیں۔ عوامی لیگ نے نہ صرف مخلوط انتخاب کے حق میں قرارداد منظور کی ہے۔ بلکہ اس نے اپنے دروازے غیر مسلموں پر بھی چوپٹ کھول دیئے ہیں۔ اور اس طرح "سینہ چاکان چمن سے سینہ چاک" دوبارہ آ ملنے والے ہیں۔ رہا مولوی فضل الحق کا متحدہ محاذ تو وہ عوامی لیگ والوں سے بڑھ کر اس کا حامی ہے۔

"مطلع دوم" یہ ہے۔ کہ مغربی پاکستان کی مسلم لیگ البتہ اس بارے میں اب تک خاموش ہے۔ لوگوں کی نظریں اس کی جانب اٹھ رہی ہیں۔ لیکن وہ منہ میں گھنگھنیاں ڈالے ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنی ہوئی ہے۔ اسے اپنی یہ تکلیف دہ خاموشی توڑنی چاہیئے۔ اینگلو قادیانی معاصر کو مسٹر چند ریگر کے ان الفاظ سے بھی بڑا دکھ ہوا ہے۔ کہ اگر مخلوط انتخاب دو قومی نظریہ کے خلاف ثابت ہوا۔ تو اسے منظور نہیں کیا جائیگا۔ چنانچہ اس نے مسلم لیگ کی لیڈرشپ کو (جس کے بارے میں شاید اسے پتہ چل گیا ہے۔ کہ وہ مخلوط انتخاب پر بری طرح لٹو ہوئی جا رہی ہے) جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کہا ہے۔ کہ دور زمانہ قیامت کی چال چلنے کو ہے۔ اس خاموشی کو توڑو۔ اور "پریشان فکری" کا مظاہرہ کرنے کی بجائے اس مسئلے کے متعلق اپنی "حتمی رائے" کا اظہار کرو۔

اس کے بعد اینگلو قادیانی معاصر نے کہا ہے۔ کہ بے شک کل قائد اعظم نے مخلوط انتخاب اور ایک قومی نظریہ کو مسلمانوں کے لئے زہر ہلاہل قرار دیا تھا۔ مگر آج یہ زہر ہلاہل "آب حیات" بن چکا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو نظام اسلام اور جماعت اسلامی کی باتوں میں نہ آنا چاہیئے۔ بلکہ اس "آب حیات" کا پیالہ بے دھڑک منہ سے لگا کر غٹا غٹ پی جانا چاہیئے۔ رام بھلی کرے گا۔

معاصر نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ لاریب کل تک دو قومی نظریہ جائز تھا۔ اس لئے کہ مسلمانوں کی تہذیب تمدن۔ ملی روایات۔ اور دین و عقائد دوسری قوموں سے جدا تھے۔ مگر اب چونکہ پاکستان بن چکا ہے۔ اس لئے یہ نظریہ قطعاً حرام ہو گیا ہے۔ اور اگر مسلمان اس کو جائز قرار دینے پر تلے رہے۔ تو یہ بڑی بری بات ہو گی۔ سو مسلمانوں کو اس بری بات سے بچنا چاہیئے۔ ورنہ علماء کے کہنے میں آ کر انہوں نے اس بری بات پر اصرار کیا۔ تو اور ٹیپ کا بند یہی ہے۔ علیحدگی کا یہ چکر غیر مسلموں تک ہی محدود نہ رہے گا۔ بلکہ پھر خود مسلمانوں کے اندر بھی شروع ہو جائے گا۔

کچھ سمجھے آپ؟ اینگلو قادیانی معاصر کہہ یہ رہا ہے۔ کہ اگر جداگانہ انتخاب اور دو قومی نظریہ برقرار رہا تو کل کلاں کو یہ سوال بھی اٹھ کھڑا ہو گا۔ کہ نبوت کاذبہ کے ماننے والے بھی چونکہ کافر ہیں۔ اس لئے ان کی ایک آدھ نشست بھی مسلمانوں سے الگ مخصوص کر دی جائے۔ یعنی وہی چور کی داڑھی میں تنکا۔ چونکہ اینگلو قادیانی معاصر معاشرہ میں اپنی پوزیشن کو خوب اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اس لئے اسے اپنی اور اپنے دونوں گروہوں کی فکر پڑ گئی ہے۔ مخلوط انتخاب اور ایک قومی نظریہ کی حد میں تو ہندوؤں کی طرح انہیں بھی کھل کھیلنے کی آزادی ہو گی۔ اور مسلمانوں سے الگ گروہ ہونے کے باوجود یہ مسلمانوں ہی میں ملے جلے رہ سکیں گے۔ لیکن دو قومی نظریہ اور جداگانہ انتخاب کی صورت میں ان کی کالی کملیں مسلمان صاف پہچان لیں گے۔ اور انہیں آج جو مسلمانوں کے اندر رہ کر ان کے معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔ اپنے آپ سے الگ کر دیں گے۔

تکلف برطرف۔ جو لوگ پاکستان کو اسلامی مملکت دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مخلوط انتخاب کے حامی ہیں۔ انہیں ذرا ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہیئے۔ کہ مخلوط انتخاب بعد ایک قومی نظریہ کا جو نعرہ ہندوؤں کی طرف سے بلند ہوا ہے۔ اس سے کیسے کیسے لوگ اور گروہ اپنی سوکھی کھیتیوں کو ہرا دیکھنے لگے ہیں۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۳ نومبر ۱۹۵۵ء)

سول اینڈ ملٹری کی باتوں کو جس طرح مذاق میں اڑانے کی کوشش کی گئی ہے۔ وہ تو خیر خاص "اسلامی شان" ہے۔ مگر اس کے دلائل کے توڑ میں جو سب سے کاری ہتھیار تسنیم نے سمجھا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسے "اینگلو قادیانی" کا القاب عطا فرمایا جائے۔ اور ساتھ ہی جماعت احمدیہ کو دھمکیاں بھی دی جائیں۔ یہ امر جہاں مودودی صاحب کے اس ترجمان کے اخلاق پر روشنی ڈالتا ہے۔ وہاں اس کی کھلی بین دلیل ہے۔ کہ کم سے کم اس کے پاس سول کے دلائل کا کوئی جواب نہیں ہے۔

پھر سول نے اپنے مقالہ میں جو خاص کر اسلامی جماعت کے لئے قابل غور بات کہی تھی، وہ یہ ہے کہ

"اس حصہ ملک (مغربی پاکستان ۔ناقل) میں مخلوط انتخاب کی مخالفت جماعت اسلامی اس بناء پر کر رہی ہے۔ کہ یہ اسلامی ریاست کے تصور کے منافی ہے۔ مگر عجیب بات ہے۔ کہ اس جماعت نے ہی مطالبہ پاکستان کی مخالفت بعینہٖ اسی بنیاد پر کی تھی۔ یعنی تقسیم اسلام کے اعلیٰ مفادات و اغراض کے منافی ہے۔"

یہ ایک ایسی بات سول نے کہی تھی۔ جو مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی حقیقت کو واشگاف کرتی تھی۔ مگر تسنیم اس کو تو نظر انداز کر گیا ہے۔ اور اس کا کوئی جواب نہیں دے سکا۔ مگر بد اخلاقی کا مظاہرہ کر کے اینگلو قادیانی وغیرہ گالیاں سنانی شروع کر دی ہیں۔

کیا یہ حقیقت نہیں ہے۔ کہ مودودی صاحب نے مطالبہ پاکستان کی اسی بناء پر مخالفت کی تھی۔ اور کہا تھا۔ کہ کلکتہ کا ٹکٹ لے کر کراچی میل پر کس طرح سوار ہو جائیں۔ کیا قیام پاکستان کا تصور مودودی صاحب کے نزدیک اسی لئے جنت الحمقا نہیں تھا۔ کہ وہ ایک اصولی جماعت کے رہنما تھے۔ جو اپنی راہ متعین کر چکی تھی؟

سول نے یہ ایک ایسی بات کہی تھی۔ جس کا جواب مودودی صاحب کے سرکاری ترجمان تسنیم کو ضرور دینا چاہیئے تھا۔ اور اگر اس کا جواب اس کے پاس نہیں تھا۔ تو اس کو چاہیئے تھا۔ کہ سارے معاملہ پر خاموشی اختیار کرتا۔

سول نے یہ استدلال بھی پیش کیا ہے۔ کہ اگر علیحدگی کا اصول غیر مسلموں کے متعلق استعمال کیا جائے۔ تو ہو سکتا ہے کہ یہ مرض بڑھ کر خود اسلامی فرقوں میں باہمی علیحدگی کا خطرہ بن جائے۔ سول نے اس کی ایک بدیہہ مثال "انجمن تحفظ حقوق شیعہ" کی پیش کی تھی۔ اس حقیقی مثال کو چھوڑ کر تسنیم "قادیانیوں" کو دھمکیاں دینے پر اتر آیا ہے۔ جو کسی حالت میں بھی جداگانہ نمائندگی کے خواہشمند نہیں۔ مگر تسنیم وہی کافر و مرتد سازی کی مشین کو حرکت میں لے ہی آیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مودودی صاحب کے برخلاف آج علمائے اسلام جو "کفر و ارتداد" کے فتوے لگا رہے ہیں۔ حفظ ما تقدم کے طور پر تسنیم جداگانہ انتخابات کی حمایت کر رہا ہے کہ کل ممکن ہے۔ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو تحفظ حقوق شیعہ والوں کی طرح اپنے جداگانہ نمائندگی کے مطالبہ کے لئے وجہ جواز نہ تلاش کرنی پڑے۔ تو برائے وصل کردن آمدی؟ یا برائے فصل کردن آمدی؟

اسلامی نظامِ طلاق

عائلی زندگی کی ایک اہم الجھن — اور — اس کا اسلامی حل

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ احمدیہ

اس تفصیل سے یہ امر واضح ہے کہ ایک دفعہ رشتہ ازدواج استوار ہو جانے کے بعد اسے قائم رکھنے کے لئے اسلام نے کس قدر گنجائشیں دی ہیں۔ اگرچہ اس کے ساتھ قرآن کریم کے اصل منشا اور اس کی حقیقی روح کو قائم رکھنے کے لئے اسلام کی اقتداری قوتوں کو اس نظام طلاق میں رد و بدل کرنے کا بھی اختیار دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے زمانہ میں بیک وقت دی ہوئی تین طلاقوں کو تین ہی قرار دے دیا تھا۔ اور اس قسم کی چھوٹی موٹی گنجائشیں ضمنی قوانین میں رکھی جا سکتی ہیں۔ لیکن اصل اور بنیادی ہدایات وہی ہیں۔ جنہیں قرآن کریم نے اپنی واضح نصوص میں بیان کیا ہے۔ یہ ہدایات یونہی نہیں۔ نہ اس لئے کہ صرف وعظ و نصیحت کا کام ان سے لیا جائے۔ یہ معاشرہ کی جان ہیں۔ اور ان کی حفاظت کے لئے ہر ممکن تدبیر اختیار کی جا سکتی ہے اور اس کے لئے قواعد وضع کئے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ با اثر معاشرہ اپنے نفع و نقصان کے تدارک کی نورانی بصیرت سے بہرہ ور ہو۔ اور مشترکہ مفاد کے لئے صحیح راہیں استوار کرنے کی جرأت اس کے اندر موجود ہو۔

فقہ کا یہ مسلمہ اصول تھا کہ "لا ینکر تغیر الاحکام بتغیر الازمان" یعنے زمانہ کے بدلنے کے ساتھ احکام کے بدلنے کی ضرورت ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ (مجلۃ الاحکام الشرعیہ دفعہ ۳۹ صفحہ ۲۳) لیکن افسوس کہ اجتہادی قوتوں کے ختم ہونے کے ساتھ سمجھیں بھی ختم ہو گئیں۔ اور غور و فکر کے سوتے خشک ہو گئے۔ بہرحال جس طرح مرد کو یہ اختیار ہے۔ کہ وہ اپنے مفاد کے پیش نظر عورت کو اس کے جملہ حقوق ادا کر کے طلاق دے دے۔ اسی طرح عورت کو بھی یہ حق حاصل ہے۔ کہ اگر وہ حالات کو اپنے لئے ناموافق پائے۔ اور اپنے چین اور سکھ کو برباد ہوتا دیکھے۔ تو خاوند سے طلاق یا خلع کا مطالبہ کرے۔

خلع کا مطالبہ مندرجہ ذیل صورتوں میں جائز ہوگا۔ خاوند کا کوئی خاص قصور نہ ہو۔ اور علیحدگی میں عورت کی مرضی کو زیادہ تر دخل ہو۔ ان حالات میں عورت کو اپنے مہر وغیرہ کے حقوق سے دستبردار ہونا پڑے گا۔

اسی طرح اگر عورت صرف اس غرض کے لئے شرارتیں کرے۔ کہ خاوند تنگ آ کر اسے طلاق دے دے۔ اور اس طرح سے وہ اپنا مہر بھی وصول کر سکے۔ تو اس وجہ سے بھی اسے مہر کے حق سے محروم کر دیا جائیگا گویا خلع کی صورت میں وہ خود اپنی رضامندی سے مہر سے دستبردار ہوتی ہے۔ اور اس دوسری صورت میں قانون اسے اس کے حق سے محروم کر دے گا۔ چنانچہ صاحب بدایۃ المجتہد خلع کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

هو بذل المرأة العوض

حتی طلاقها (صفحہ ۵۴ جلد ۲)

یعنے خلع کے معنے یہ ہیں کہ عورت علیحدگی کا معاوضہ ادا کرے۔ اسی طرح فقہ مذاہب اربعہ میں ہے هو اللفظ الدال علی الفراق بين زوجين بعوض يأخذه الزوج من امرأته یعنے خلع کا لفظ اس مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔ کہ میاں بیوی سے تفریق اور علیحدگی کا معاوضہ وصول کرے (صفحہ ۳۹۳ جلد ۴)

اسی طرح لکھا ہے۔

الخلع جائز ...... اذلم يكن سببه رضاها بما تعطيه اضرار بها یعنے خلع اس صورت میں جائز ہے۔ جبکہ وہ خوشی سے اپنا حق چھوڑ دے۔ اگر وہ خاوند کے مجبور کرنے پر اپنا حق چھوڑتی ہے۔ تو خلع جائز نہ ہوگا۔

(بدایہ صفحہ ۵۶ جلد ۲)

ان حوالوں سے مندرجہ ذیل باتیں بالوضاحت ثابت ہیں۔

(۱) خلع میں عورت کی طرف سے معاوضہ ادا کیا جانا ضروری ہے۔

(۲) یہ معاوضہ عورت اپنی مرضی سے ادا کرے۔

(۳) اگر خاوند نے اسے یہ اقدام اٹھانے پر مجبور کیا ہو۔ تو پھر خاوند کے لئے معاوضہ وصول کرنا جائز نہ ہوگا۔ اور نہ ہی ایسی صورت میں خلع ہو سکے گا۔ کیونکہ خلع اسی تفریق کا نام ہے جس میں عورت نے اپنی مرضی سے تفریق کا معاوضہ ادا کیا ہو۔

مہر سے محرومی کی دوسری صورت فقہ کے اس مسلمہ اصول پر مبنی ہے۔ کہ جب کوئی شخص ایک جائز مقصد کے لئے ناجائز ذریعہ اختیار کرتا ہے۔ تو عوقب بحرمان المقصد کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ کیا جائے گا۔ اسی اصول کو المعاملة بنقيض المقصود کے الفاظ سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ یعنے جس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے اس نے یہ ناجائز حرکت کی ہے سزا کے طور پر اس مقصد سے ہی اسے محروم کر دیا جائے۔ اور اگر صورت یہ ہو کہ ملزم ذریعہ تو برا اختیار کرے۔ لیکن اس کی نیت کا پتہ نہ چلے۔ تب بھی یہی حکم ہوگا۔ یہ مسئلہ "سد ذرائع" کے اصول پر مبنی ہے۔ یعنے وہ ذرائع جو بدی اور فساد کا دروازہ کھولتے ہیں۔ ان کے مرتکب کو اس مقصود سے ہی محروم کر دیا جائے۔ جو ان ذرائع سے حاصل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ لا یرث القاتل والی حدیث میں اسی وجہ اصول کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (الموافقات صفحہ ۲۶۱ جلد ۱)

اب ہم ان وجوہات کو بیان کرتے ہیں۔ جن کی بناء پر عورت مرد سے طلاق اور حقوق دونوں کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ اور اگر خاوند طلاق نہ دے۔ تو قضا بذریعہ فیصلہ اسے حقوق دلوائے گی۔ اور ان کا نکاح بھی فسخ کر دے گی۔ اس سلسلہ میں پہلی صورت یہ ہے کہ

(۱) خاوند عورت سے وحشیانہ سلوک کرتا ہو۔ اسے مارتا ہو بدخلق اور بدمعاملگی کا عادی ہو اگر یہ نقائص ثابت ہو جائیں۔ تو عورت کا حق ہے کہ ایسے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرے۔ اور اگر خاوند طلاق نہ دے۔ تو بذریعہ قضا اپنا نکاح فسخ کروا سکتی ہے۔ اور خاوند عورت کے جملہ حقوق از قسم مہر وغیرہ ادا کرنے کا ذمہ وار ہوگا۔ چنانچہ امام مالک لکھتے ہیں

المفتدية التي تفتدي من

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غریب، حلیم، نیک نیت اور مخلوق خدا کے ہمدرد بن جاؤ

"رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو۔ کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں۔ اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے۔ تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا۔ جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے۔ اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے۔ اور اس کی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو۔ گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ۔ تا قبول کئے جاؤ۔"

(کشتی نوح)

زوجھا انہ اذا علم ان زوجھا احضرت بھا وضیق علیھا وعلم انہ ظالم لھا مضی الطلاق ورد علیھا مالھا فھذا الذ کنت اسمع والذی علیھم امرالناس عندنا (موطا ص۲۰۵ باب الخلع)

اسی طرح امام محمد فرماتے ہیں

ما اختلفت بہ المرأۃ اذا جاء النشوز من قبلہ لم نحب لہ ان یاخذ منھا قلیلاً ولا کثیراً (حاشیہ ایضاً)

دراصل یہ قاعدہ بھی اسی اصول سے ماخوذ ہے جس کی بناء پر عورت کو حق مہر سے محروم کیا گیا تھا۔ جیسا کہ اوپر تفصیل گزر چکی ہے

(۲) عورت سے دھوکا کیا گیا ہے۔ اور جو حالات اسے بتائے گئے تھے وہ درست ثابت نہیں ہوئے۔ یا مرد میں کوئی ایسا عیب ثابت ہوا جس کا پہلے عورت یا اس کے ولی کو پتہ نہیں۔ اور اس عیب کی وجہ سے عورت کی زندگی کو برے حالات سے دوچار ہونے کا اندیشہ ہے یا عورت نابالغہ تھی اور ولی نے بدنیتی یا ناسمجھی سے اس حالت میں اس کا نکاح کر دیا۔ اور اب بالغ ہونے پر عورت کو یہ نکاح پسند نہیں۔ ان حالات میں عورت فسخ نکاح اور حقوق دونوں کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ اس کے برعکس اگر یہ پریشانیاں مرد کو درپیش ہوں۔ اور اس سے دھوکا کیا گیا ہو تو وہ بھی اپنے نقصانات کی تلافی کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ یہ قاعدہ فقہ کے مشہور اصل الا ضرر ولا ضرار سے ماخوذ ہے

مندرجہ ذیل صورتوں میں قضا فسخ نکاح کا فیصلہ کر سکتی ہے۔ لیکن ان حالات میں ضروری نہیں کہ عورت حقوق حاصل کرنے کی بھی حقدار ہو۔

(۱) خاوند عرصہ سے مفقود ہے۔ یا وہ لمبے عرصہ کے لئے قید ہو گیا ہے۔ اور عورت اس وجہ سے خرچ سے تنگ ہو۔ یا یوں وہ صبر نہ کر سکتی ہو۔

(۲) مرد مفلس یا بے روزگار ہو۔ عورت کو خرچ دینے کے قابل نہ ہو۔ اور عورت صبر کرنے پر راضی نہ ہو۔

(۳) مرد یا عورت میں سے کوئی دائم المرض یا پاگل ہو۔ اور فریق ثانی صبر نہ کر سکے۔

(۴) مرد یا عورت کی اخلاقی شہرت انتہائی طور پر خراب ہو گناہ و معاصی کا اوڑھنا بچھونا ہو۔ اس صورت میں دوسرے فریق کو فسخ نکاح کے مطالبہ کا حق ہے۔ حقوق کا فیصلہ حسب عدالت ہوگا

(۵) مرد جنسی طور پر ناقابل ہو۔ مثلاً مرد ہو اور علاج کے بعد بھی اس کی صحت بحال نہ ہوتی ہو۔ یا اس سے اولاد نہ ہوتی ہو۔ اور عورت کو اولاد کی شدید خواہش ہو۔ عورت صرف فسخ نکاح کا مطالبہ کر سکتی ہے حقوق کا نہیں:

اگر مرد نے ظلم کی راہ سے عورت کو طلاق دی ہو۔ اور عورت کا اس میں کوئی قصور نہ ہو۔ یا عورت کو اس طلاق سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہو۔ تو حکومت وقت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کوئی ایسا قانون بنائے جس کے ماتحت مرد عمر بھر اپنی مطلقہ عورت کو مناسب خرچ ادا کرنے کا ذمہ دار ہو۔ خلع اور بذریعہ قضا فسخ نکاح کی صورت میں عدت ایک حیض اور بصورت حمل وضع حمل ہے۔ اور اس عدت میں بھی مرد کو رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں۔ لیکن ان دونوں میں دوبارہ نئے مہر کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے۔ اور اگر عورت بذریعہ طلاق علیحدہ ہوئی ہو۔ تو عدت کی مدت تین حیض یا بصورت حمل وضع حمل ہے۔ اور اس عدت کے اندر خاوند رجوع کر سکتا ہے۔ اور اس عدت کے بعد نیا نکاح جائز ہوگا۔

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب دو ماہ سے کم عرصہ رہ گیا ہے لہذا تمام احباب سے گذارش ہے کہ اپنا چندہ جلسہ سالانہ ان دو مہینوں میں ادا ادا کر دیں۔ عہدیداروں کو بھی اب اس چندہ کی وصولی کے لئے پوری پوری کوشش کرنی چاہیے

ناظر بیت المال ربوہ

اعلان

احباب کو معلوم ہوگا کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانان کے لئے پرالی کا ہونا از بس ضروری ہے۔ تاکہ وہ (چونکہ سردی کے ایام ہوتے ہیں) سردی سے محفوظ رہ سکیں لہذا تمام ان جماعتہائے احمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جن کے علاقوں میں فصل چاول کاشت ہوتی ہے۔ اور پرالی میسر آ سکتی ہے۔ وہ پرالی بطور عطیہ زیادہ سے زیادہ دے کر ممنون فرمائیں۔ تفصیل کے لئے افسر جلسہ سالانہ کو خطاب کریں۔ (افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

یاد رفتگان

(از مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب ربوہ)

افسوس کہ مکرم چوہدری بڈھے خانصاحب بسرا موضع بسراواں (نزد قادیان) ضلع گورداسپور حال موضع چک ۱۴۲ گ۔ب ضلع لائلپور بھی مؤرخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۵ء بروز جمعہ بوقت گیارہ بجے شب ایک ماہ کی علالت کے بعد دارالصدر ربوہ میں فوت ہو گئے اور بروز ہفتہ بعد نماز ظہر حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم اپنے علاقہ کے ایک معزز اور مخلص احمدی تھے اور نہایت ہی ہر دلعزیز تھے۔ کیا مسلم اور غیر مسلم ہر شخص آپ کی دیانت امانت کا مداح تھا۔ بلکہ اگر گاؤں کے سکھوں میں بھی جن کی وہاں اکثریت تھی کبھی کوئی ایسا جھگڑا ہو جاتا جس کا فیصلہ کرنا ان کے لئے مشکل ہوتا تو وہ بھی ہمیشہ آپ کی طرف ہی رجوع کرتے اور آپ کے فیصلہ پر ہر لحاظ سے مطمئن ہو جاتے۔

موضع بسراواں میں آپ کے علاوہ ایک اور مسلمان نمبردار مکرم چوہدری عطا محمد صاحب تھے جو آپ کی تبلیغ سے ہی احمدی ہوئے تھے اور دو سکھ نمبردار تھے لیکن مرحوم کی شخصیت بفضلہ تعالےٰ ان سب میں سے ممتاز تھی اور یہ آپ کی ہی انتھک خدمت خلق کا نتیجہ تھا کہ سوائے کسی خاص قابل دست اندازی پولیس کیس کے گاؤں کا کوئی مقدمہ کبھی پولیس کے سپرد نہیں کیا جاتا تھا۔ بلکہ تمام جھگڑوں وغیرہ کا فیصلہ گاؤں کی پنچائت کے ذریعہ ہی طے کر دیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ مرحوم ہر خاص و عام کی جائز مدد کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے تھے۔ اپنی ان ہی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے گاؤں بھر میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ان پڑھ ہونے کے باوجود بڑھاپے میں قرآن مجید پڑھنا سیکھا اور نہایت ہی متدین زندگی بسر کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیات میں سے محترمہ مائی سہاؤں صاحبہ کا نام احباب نے اکثر سنا ہوگا۔ مرحوم چوہدری صاحب رشتہ میں ان کے پوتے تھے۔ اگرچہ آپ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں حضور کی بیعت نہ کر سکے لیکن مخالفت بھی نہیں کی بلکہ تحقیق حق میں مصروف رہے اور جب آپ پر اچھی طرح حق کھل گیا تو پھر بیعت کی تو اکثر اس بات کا افسوس فرمایا کرتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں حضور کی بیعت کی سعادت نصیب نہ ہو سکی۔ لیکن اس کی تلافی آپ نے احمدی ہونے کے بعد ہر ممکن طریق سے کرنے کی پوری پوری سعی فرمائی۔ یعنی اپنے عزیزوں اور علاقہ کے مولویوں اور دیگر معاندین سلسلہ کی مخالفت کے باوجود ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام و احمدیت کے مخلص خادم بنے:

آپ ہمیشہ ہی سلسلہ کی خدمت کو اپنے ذاتی مفاد اور آرام پر ترجیح دیتے رہے۔ جماعت احمدیہ بسراواں کے قیام میں آپ کا نمایاں حصہ تھا۔ اور احمدی ہونے کے بعد مرحوم نے ہر موقعہ پر ہی مشرکانہ رسومات کی سختی سے مخالفت کی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر فرد سے خصوصیت سے کمال محبت رکھتے تھے اس کے علاوہ قادیان کا اگر کوئی احمدی بچہ بھی گاؤں میں دیکھتے تو اس کی بڑی خدمت کرتے۔ مرحوم کی انہی خوبیوں کے باعث صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے باوجود اپنی علالت کے مرحوم کے جنازہ کو کندھا دیا اور صاحبزادہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے تو مرحوم کی تدفین تک قبرستان میں موجود رہے مولا کریم ان سب بزرگوں اور احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

آپ کی یہ انتہائی خواہش تھی کہ آپ کی وفات ربوہ میں ہو اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور احباب جماعت جنازہ پڑھیں۔ الحمد للہ کہ مرحوم کی خواہش پوری ہوئی۔

آپ کے پسماندگان میں سے چوہدری امیر احمد صاحب کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ آپ کے اکلوتے لڑکے اور مخلص نوجوان ہیں۔ جنہیں مرحوم سرکاری ملازمت بھی دلوا سکتے تھے۔ مگر مرحوم نے انہیں سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف رکھنا ضروری سمجھا۔ باقی پسماندگان میں سے مرحوم کی اہلیہ صاحبہ ہیں جو کافی ضعیف العمر ہیں اور دو لڑکیاں صاحب اولاد زندہ ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے کر آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو اور ان سب کا انجام بھی نیک فرمائے۔ آمین

درخواست دعاء

مولوی روشن الدین صاحب مبلغ کے لڑکے حبیب احمد کو کبڈی کھیلتے ہوئے چوٹ لگ گئی جس کی وجہ سے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ پلاسٹر لگایا گیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ہڈی ٹھیک طرح نہیں جڑی۔ اب انہیں بغرض علاج لائلپور لے جایا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

چراغ الدین کارکن مہمان خانہ ربوہ

مغربی افریقہ (گولڈ کوسٹ) میں ہمارے تبلیغی مشن کی کامیاب مساعی

۲۷ اشخاص کا قبول اسلام - پاکستان کے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ازالہ

اخبارات و رسائل کے ذریعہ تبلیغ اسلام - احمدیہ مدارس کی سرگرمیاں

(مرتبہ کردہ وکالت تبشیر ربوہ)

ہمارا مشن خدا تعالیٰ کے فضل سے جولائی تا ستمبر ۵۵ء کے دوران میں حسب سابق مستعدی کے ساتھ کام کرتا رہا۔ ۱۰۷ گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ اور ۱۵۹ تقاریر کی گئیں۔ جن سے ۶۸۰۰ سامعین مستفیض ہوئے۔ اس عرصہ میں ۳۷۸۹ میل کا سفر طے کیا گیا۔ اور ۲۸۰ اشخاص کو بذریعہ ذاتی ملاقات پیغام حق پہنچایا۔ اور یہ خبر احباب خوشی سے ملاحظہ فرمائیں گے۔ کہ ۲۷ نومبائعین مشرف بہ اسلام ہو کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اس مختصر رپورٹ کے بعد تفصیلی رپورٹ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

مکرم سعود احمد صاحب وائس پرنسپل احمدیہ کالج کو Prempeh کالج کماسی اور برٹش کونسل کماسی میں "پاکستان" کے موضوع پر تقاریر کرنے کا موقع ملا۔ جس میں آپ نے تقسیم ہند کے سلسلہ میں مسلمانوں کے علیحدہ ملک مانگنے کی وجوہات اور ان کے جائز مطالبات پر بالوضاحت روشنی ڈالی۔ اور ثابت کیا۔ کہ مسلمان اس مطالبہ میں حق بجانب تھے۔ اور اس طرح اس غلط پراپیگنڈے کا ازالہ کیا۔ کہ مسلمان مذہب اور سیاست کو ملا کر ملک سے بے وفائی کرتے ہیں۔ ان تقاریر کے بعد سوالات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ اور ان غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا۔ جو غلط پراپیگنڈے کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ تقاریر کو دونوں حلقوں میں بہت پسند کیا گیا۔

جماعت کا ماہانہ اخبار Sunrise بھی آپ کی زیر ادارت باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔ جو ملک کی نامور شخصیتوں مثلاً وزراء۔ ممبران اسمبلی۔ پیراماؤنٹ چیفس اور افسران حکومت کو بذریعہ ڈاک بھجوایا جاتا رہا۔ وزیر زراعت نے دوبار خوشنودی کا اظہار بھی کیا۔

مبلغین کی کانفرنس جو لنڈن میں زیر صدارت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ منعقد ہوئی۔ اس کی تصویر اخبار اشانٹی پاؤنیر میں شائع کرا دی گئی۔ جس کے ساتھ قرآن مجید کے مختلف تراجم کا ذکر خصوصیت کے ساتھ کیا گیا۔

ایک مسلمان ریلوے افسر جو کہ تبدیل ہو کر ترقی پر جا رہے تھے۔ انہیں الوداعی دعوت دی۔ جس میں پبلک ریلیشنز آفیسر اشانٹی اور برٹش کونسل کے ڈائرکٹر بھی شامل ہوئے۔

یونیورسٹی کالج ریجی موٹا کے پروفیسر ڈاکٹر Busia اور کماسی کالج آف ٹیکنالوجی کے پروفیسرز اور دو سرے سیکنڈری سکولز کے اساتذہ کو تبلیغ کی۔ لٹریچر دیا گیا۔

مولوی عبد القدیر صاحب سات مختلف مقامات پر تبلیغی اور تربیتی جلسوں کے لئے گئے۔ اور اس سلسلہ میں انہیں چار سو میل کا سفر طے کرنا پڑا۔ روزانہ درس بھی دیتے رہے۔ ایڈیٹر اشانٹی پاؤنیر۔ گرفیک کے برانچ مینجر۔ ایک بیرسٹر ایک پیراماؤنٹ چیف اور ٹیکنالوجی کے بعض پروفیسروں اور طلباء سے ملاقات کی اور انہیں تبلیغ کی۔ ریلوے ٹریفک سپرنٹنڈنٹ اور وزیر تعلیم مشن ہاؤس پر ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ وزیر موصوف نے ہمارے سیکنڈری سکول کو گرانٹ دینے کا یقین دلایا۔ سپرنٹنڈنٹ کماسی جیل سے ملاقات کر کے قیدیوں میں بھی لیکچر دینے کا انتظام کیا۔

گولڈ کوسٹ کے دار الخلافہ اکرا میں World Assembly of Youths کے زیر اہتمام ایک آٹھ روزہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تقریباً ۵۰۰ نوجوان شریک ہوئے۔ منتظمین کانفرنس کی خواہش پر انچارج مبلغ گولڈ کوسٹ نے پاکستانی نمائندہ کی رہائش کا انتظام مولوی عبد القدیر صاحب کے سپرد کیا۔ جو انہوں نے احسن طریق پر کر دیا۔ پاکستانی نمائندے مسٹر انعام اللہ خاں صاحب تھے۔ جو موتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری اور ورلڈ فیڈریشن آف یونائیٹڈ نیشنز ایسوسی ایشن کے سینئر وائس چیئرمین ہیں۔ مولوی عبد القدیر صاحب نے انہیں مسلمان لیڈروں شامی تجار گولڈ کوسٹ کے گورنمنٹ افسران اور اخباری نمائندوں کے ساتھ ملاقات کرائی۔ اس کانفرنس میں ٹرینیڈاڈ کے ایک مسلم نوجوان بھی شریک ہوئے۔ جس کا انتظام بھی مولوی صاحب نے ہی کرایا۔ کانفرنس میں حصہ لینے کی وجہ سے مولوی صاحب کا تعارف سب نمائندگان سے ہوا۔ اور ان نمائندگان میں سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ وزیر اعظم نے نمائندگان کے اعزاز میں دعوت دی۔ اور مولوی عبد القدیر صاحب بھی اس میں مدعو تھے۔ اور اخبار ڈیلی گرافک میں وزیر اعظم اور فرانسیسی منسٹر آف سٹیٹ کے ساتھ مولوی صاحب کی تصویر بھی شائع ہوئی۔

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر انچارج مبلغ گولڈ کوسٹ نے اس دوران میں ۱۹ مقامات کا دورہ کیا۔ اور دو ہزار سے زیادہ میل کا سفر طے کیا۔ اور متعدد مقامات پر تقاریر کیں۔ اور قریباً ساٹھ اشخاص کے ساتھ پرائیویٹ ملاقات کی۔ جن میں قائم مقام چیف جسٹس گولڈ کوسٹ۔ ڈائرکٹر آف ہاؤسنگ۔ اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن۔ اسسٹنٹ بشپ زائن مشن۔ اور کیمبرج یونیورسٹی کے نمائندہ خصوصی ہیں۔ ماہ ستمبر میں ۱۸ یورپین رومن کیتھولک مشنریز سالٹ پانڈ کے رومن کیتھولک چرچ میں ہائی Mass کی تقریب پر آئے۔ اور سالٹ پانڈ کے پادری نے مولوی صاحب کو بھی مدعو کیا۔ اور وہ وہاں گئے۔ اور ان کی رسوم کا مشاہدہ کیا۔

۳۰ ر اگست کو ڈائرکٹر آف ایجوکیشن نے تمام ملک کے مشنوں کے جنرل مینیجرز آف سکولز کی ایک میٹنگ اکرہ میں بلائی اور مولوی صاحب احمدیہ سکولز کے جنرل مینیجر کی حیثیت سے شامل ہوئے۔ اور اجلاس میں احمدیہ تعلیمی یونٹ کی نمائندگی کی۔

سالٹ پانڈ میں Flood Relief کمیٹی مقرر ہوئی ہے۔ جس کے پانچ ممبر ہیں۔ اور مولوی صاحب موصوف بھی شہر کی طرف سے ایک ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ اس کی متعدد میٹنگیں ہوئیں۔ اور ہماری طرف سے مصیبت زدگان کی کپڑوں برتنوں۔ خوراک اور پیسے کے ذریعہ مدد کی جا چکی ہے گذشتہ ایام میں گورنر گولڈ کوسٹ سالٹ پانڈ آئے اور کمیٹی کے کام کی بہت تعریف کی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں تمام سکولوں میں تعلیمی سرگرمیاں جاری رہیں۔ اور اس عرصہ میں مولوی صاحب موصوف نے سالٹ پانڈ۔ اکرافل۔ کماسی اور ٹیچیمہ کے سکولوں کا معائنہ کیا۔ اور ہیڈ ماسٹروں کو مناسب ہدایات دی گئیں۔

۸ ر ستمبر کو مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ گولڈ کوسٹ تشریف لائے۔ اور سالٹ پانڈ اور کماسی میں ان کے اعزاز میں ایڈریس پیش کئے گئے۔ اور ہر دو مقامات پر انہوں نے بھی جماعت کو مخاطب کیا۔ احمدیہ سیکنڈری سکول کے طلباء سے بھی آپ نے خطاب فرمایا۔ آپ ۲۸ ر ستمبر کو واپس نائیجیریا تشریف لے گئے۔

اس عرصہ میں مکرم مولوی مبشر صاحب کی اہلیہ اور سعود احمد صاحب کی اہلیہ سکول کی طالبات کو یسرنا القرآن کی تعلیم دیتی رہیں اور بعض کو سلائی کڑھائی سکھاتی رہیں۔

قریشی محمد افضل صاحب اور مولوی عبد اللطیف صاحب تجارتی کاروبار میں منہمک رہے۔ اور سلسلہ کے دیگر کاموں میں بھی ہاتھ بٹاتے رہے۔

اسی طرح ڈاکٹر سفیر الدین صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی بھی اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

احباب اپنے مجاہد بھائیوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

لاہور کے کالجوں کے احمدی طلباء کیلئے ضروری اعلان

بتاریخ ۲/۱۱/۵۵ لاء کالج ہوسٹل کے احمدی طلباء نے ایک میٹنگ منعقد کی۔ جس میں یہ فیصلہ ہوا۔ کہ جملہ احمدی طلباء جو لاہور کے مختلف کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کے مشورہ سے احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے قیام یا احیاء کے بارہ میں باہمی غور و خوض کے بعد کوئی مناسب سکیم مرتب کی جائے۔ بنا بریں لاہور کے جملہ احمدی کالجیٹ طلباء کی خدمت میں استدعا ہے۔ کہ وہ مندرجہ بالا تجویز کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بتاریخ ۱۱/۱۱/۵۵ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دہلی دروازہ لاہور میں طلباء کی میٹنگ میں شمولیت فرمائیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(صلاح الدین احمد ناظم جائیداد کمرہ ۱۹۷ لاء کالج ہوسٹل لاہور)

تاجروں اور صناعوں کے لئے مرکز میں کام کرنے کا نادر موقعہ

ربوہ میں صنعتوں وغیرہ کے متعلق پہلے یہ طریق تھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کوشش کرتی تھی۔ کہ صنعتوں میں اپنا حصہ رکھے۔ لیکن اب اگر مخلص احمدی صناع یہاں کوئی صنعت شروع کرنا چاہیں۔ تو ان کو اس کی اجازت دی جائیگی۔ بشرطیکہ وہ اپنی صنعت میں نیک آدمی بطور لیبر لگائیں۔ جو اچھے شہری ہوں۔ اس سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ مناسب سہولتیں بھی بہم پہنچائے گی۔ مثلاً کارخانہ کی عمارت وغیرہ کے لئے زمین ربوہ کی قیمتوں کے لحاظ سے نسبتاً سستے داموں دیگی۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھجوائیں۔ بلکہ مخلص احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اس طرف فوری توجہ کریں۔ تاکہ ربوہ کی آبادی کی صورت پیدا ہو۔ خصوصاً کپڑا بننے والے لوگ اور مستری جو لیتھوں (Lathes) وغیرہ کا کام کرتے ہیں۔ جلد توجہ کریں۔ یہ ثواب کا ثواب ہے۔ اور فائدہ کا فائدہ۔ قادیان میں جن لوگوں نے کارخانے جاری کئے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بہت کچھ فائدہ اٹھایا تھا۔ احباب اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ بھجوائیں۔ (قائم مقام ناظر امور عامہ)

درخواست دعا:- جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ میرے والد محترم جناب بابو عبد الغنی صاحب انبالوی ایک لمبے عرصے سے Cancer کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اب حالت بہت ہی نازک ہو گئی ہے Bleeding بہت زیادہ شروع ہو گئی ہے۔ باوجود علاج وغیرہ کے کوئی فرق نہیں پڑا۔ کمزوری بھی ہے۔ اور درد حد سے زیادہ بڑھ چکا ہے۔ اس لئے احباب کرام سے مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ محترم والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ ملک عبد الشکور انبالوی سٹوڈنٹ میڈیکل کالج

اسلامی طریق عبادت

مارچ ۱۹۱۹ء میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں عبادت کی غرض (۲) عبادت کی غرض کے پورا کرنے کے لئے کن باتوں کی ضرورت ہے (۳) نماز دعاؤں کا مجموعہ ہے (۴) تعلق باللہ (۵) طریق وضو (۶) طریق نماز (۷) اور نماز کا ترجمہ وغیرہ شائع کرایا تھا۔ چونکہ حضور کا ترجمہ عام فہم ہے۔ اس لئے نظارت پسند کرتی ہے کہ اسے اسباق کی صورت میں بالاقساط الفضل میں شائع کرا دے تاکہ احباب جماعت اس سے فائدہ اٹھا دیں۔ جماعتوں کو چاہئے کہ ساتھ ساتھ اس ترجمہ کو یاد کراتی جائیں۔ اور باقی تراجم پر اس ترجمہ کو مقدم کیا جائے۔ نظارت ہذا تجویز کر رہی ہے کہ نماز مترجم کی صورت میں حضور کے ترجمہ کو جماعتوں کے لئے شائع کرے۔

پہلا سبق

۱ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ ۲ وَبِحَمْدِکَ ۳ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ۔

۱ اے اللہ تو پاک ہے ۲ اور حمد کا مستحق ہے ۳ اور تیرا نام برکت والا ہے۔

۴ وَتَعَالٰی جَدُّکَ ۵ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

۴ اور تیری شان بہت بلند ہے ۵ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

زعما صاحبان انصار اللہ کی ذمہ واری

زعما صاحبان انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں الفضل کے خریدار بڑھانے کی کوشش فرمائیں۔ اور ذی اثر اور متمول احباب کو تحریک کر کے خواہشمند غیر از جماعت لوگوں کے نام اخبار مفت جاری کرائیں۔ ان کا یہ قدم بھی اخبار الفضل کی اشاعت بڑھانے کا موجب ہوگا۔

قائمقام مینجر الفضل ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے والد محترم ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔
گلزار احمد بشیر آباد اسٹیٹ سندھ

(۲) میری والدہ قریباً تین ماہ سے بیمار ہیں۔ ایک ہفتہ سے طبیعت بہت زیادہ خراب ہے اور کمزور بہت ہو گئی ہیں۔ احباب بدرد دل سے صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
امۃ الرشید شوکت سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کٹھا

(۳) میرے والد بابو عبد الغنی صاحب بعارضہ کینسر جگر بیمار ہیں۔ آجکل ان کی حالت بہت نازک ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین
عبد السمیع ایم۔بی۔بی۔ایس کراچی

(۴) محمد عباس خان صاحب ترناب تحصیل چارسدہ ایک مخلص احمدی ہیں کئی دنوں سے بیمار ہیں نیز اخویم شاہ جی محمد اکبر خان صاحب اب تک بیمار ہیں ہر دو کی صحت یابی کے لئے درویشان قادیان و احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے
سیکرٹری انجمن احمدیہ ترنگ زئی ضلع پشاور

(۵) میرے والد میاں فضل کریم صاحب احمدی۔ ماڑی کے بھگت (حال لاہور) دو ماہ سے پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
عبد الرحمن شمیم سیالکوٹی موچی گیٹ لاہور

(۶) عزیزم جمیل احمد خان کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔
اقبال محمد خان لاہور

(۷) میری بیوی اپنی ننھی بچی کی وفات کے بعد عرصہ دو ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ صحت تشویشناک ہے۔ اس کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
محمد ذکاء اللہ خان پتوکی ضلع لاہور

(۸) میرے محترم بھائی چودھری عبد الغفور صاحب جو اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی ہیں آجکل میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ عنقریب اپریشن ہونے والا ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان قادیان و بزرگان کی خدمت میں عرض ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد دل سے دعا فرمائیں۔
چودھری محمد شریف لاہور ہاؤس ربوہ محلہ منڈی

چندہ عام اور احباب جماعت

خاکسار نے کل بڑی بڑی جماعتوں کے چندہ کی وصولی کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ بعض جماعتیں وصول شدہ رقم باقاعدہ مرکز میں ارسال نہیں کرتیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ باوجودیکہ احباب نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ محض عہدہ داروں کی سستی یا غفلت کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں کو نقصان پہنچتا ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ ہر ماہ کی وصول شدہ رقم اسی مہینہ کی ۲۰ تاریخ تک صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل ہو جائے اور یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ شہری جماعتوں میں چندہ کی وصولی عام طور پر یکم اور ۱۰ تاریخ کے اندر ہو چکتی ہے۔ اگر ۱۵ تاریخ تک بھی انتظار کر لیا جائے تو ۲۰ تاریخ تک یہ رقم داخل خزانہ کرائی جا سکتی ہے۔ تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے التماس کرتا ہوں کہ وہ ان ہدایات کو غور سے پڑھیں۔ جو رجسٹر روزنامچہ کے فارم کے اوپر طبع شدہ ہیں۔ اور ہر مہینہ حسابات کا معائنہ کر کے اپنی تسلی کر لیا کریں۔ کہ وصول شدہ رقم مقامی جماعتوں میں نہ پڑی رہے۔
ناظر بیت المال ربوہ

عہدہ داران مال توجہ فرمائیں!

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی نے بجٹ سال رواں پر غور کرتے ہوئے صدر انجمن احمدیہ کی آمد بڑھانے کے سلسلہ میں کچھ تجاویز پیش کیں جنہیں بجٹ کمیٹی شوریٰ نے اپنی تائید کے ساتھ مجلس مشاورت میں پیش کیا اور نمائندگان نے اس تجویز سے پورا اتفاق کرتے ہوئے پاس کر دیا۔ دفتر بہشتی مقبرہ سے متعلق حصہ آمد بڑھانے کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل تجاویز ہیں۔

(۱) سال میں ایک ہفتہ تحریک وصایا منایا جائے۔

(۲) امراء و صدر صاحبان مقامی طور پر وصایا کی پرزور تحریک کریں۔

(۳) جلسہ سالانہ پر بذریعہ وفود وصیت کی تحریک کی جائے۔

اوّل الذکر تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے رسالہ الوصیت کا پڑھنا پڑھانا لازمی امر ہے۔ اس ضمن میں مجلس کارپرداز آپ سے درخواست کرتی ہے کہ آپ ماہ نومبر میں رسالہ الوصیت کے درس دئیے جانے کا اہتمام فرمائیں اور کوشش کی جائے کہ کوئی غیر موصی ایسا نہ رہے جس نے رسالہ الوصیت خود نہ پڑھ لیا ہو یا کم از کم سن لیا ہو۔

اس ماہ میں خطبات کے ذریعہ بھی جماعت کو وصیت کی اہمیت کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی جائے۔ اس موضوع کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء کی تقریر مشعل راہ ہوگی۔ اس کا مختصر سا خلاصہ رسالہ الوصیت کے آخر میں بھی طبع شدہ ہے۔ اس کے بعد یکم دسمبر تا سات دسمبر ہفتہ تحریک منایا جائے اور کوشش فرمائیں کہ اس ایک ہفتہ میں ایسے اچھے نتائج برآمد ہوں جو حضور اقدس کی خوشنودی کا باعث ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

رسالہ الوصیت اور فارم وصیت حسب ضرورت دفتر ہذا سے طلب فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سرحد کے عہدیداران جماعت کی توجہ کیلئے

برادران! اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں۔ جو دوست بالغ یا نابالغ نماز باجماعت میں سستی کریں ان کو پابند جماعت بنائیں جو بچے نماز نہیں جانتے ان کو نماز سکھا کر نماز پر قائم کریں۔ مستورات کو پابند نماز رکھیں۔ ہر گھر کا ذمہ دار شخص نماز کا ترجمہ بھی سکھا دے اور ہر صبح ایک رکوع قرآن کریم کا سب کو سنائے اور ان کے اخلاق اور اعمال کی اصلاح کرے۔ کسی جماعت میں اگر سیکرٹری تعلیم و تربیت مقرر نہیں تو مقرر کریں۔ اگر ہو تو ان ہدایات کی نگرانی کرے کہ جماعت عمل کرتی ہے یا غفلت کرتی ہے۔ صورت سیرت میں ہر نوجوان صالح نظر آئے۔ اخلاق ذمیمہ اور خلاف احمدیت حرکات سے پرہیز کرے۔ قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا

(قاضی محمد یوسف امیر جماعتہائے احمدیہ سرحد)

ضلع سرگودھا کی جماعتوں کیلئے

چودھری محمد ابراہیم صاحب انسپکٹر وصایا ضلع سرگودھا کے دورہ کے لئے بھیجے جا رہے ہیں۔ تمام احباب جماعت اور خصوصاً عہدیداران جماعتہائے سرگودھا سے کامل تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

”اشتراکی اسلحہ خریدنے کے معنی اشتراکی نظریات قبول کرنا نہیں ہیں“

قاہرہ کے ہفت روزہ اخبار ”الیوم“ کا مقالہ افتتاحیہ

قاہرہ (بوائی ڈاک) یہاں کے بااثر ہفت روزہ اخبار ”الیوم“ نے لندن ٹائمز کے ایک اداریے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اشتراکی اسلحہ خریدنے کے معنی اشتراکی نظریات قبول کرنا ہرگز نہیں ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور اشتراکیت اسلام کی دشمن ہے۔“ ٹائمز نے ایک عجیب و غریب مقالہ لکھا ہے۔ اس نے مغربی طاقتوں کو نصیحت کی ہے۔ کہ وہ مصر کو تمیز سکھائیں۔ اور مشرق وسطیٰ میں اس کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کا سدّباب کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ مصر کے نفوذ کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ مغربی طاقتوں کا اثر و اقتدار ختم ہوتا چلا جائے گا۔“ اخبار نے لکھا ہے۔ کہ ٹائمز شاید موجودہ حالات سے بے خبر ہے۔ ورنہ وہ آج سے سو سال پہلے کی باتیں نہ کرتا۔ اب لندن کے اختیار میں یہ بات نہیں رہی۔ کہ وہ ایک بٹن دبا دے۔ اور مصر ایک بڑا ملک بن جائے۔ اور دوسرا بٹن دبائے تو اس کا وجود ہی سرے سے خطرہ میں پڑ جائے۔ اس دور میں عوام کسی ملک کو بناتے یا بگاڑتے ہیں۔ اور کسی دوسرے ملک کے بس میں نہیں رہا۔ کہ وہ کسی ملک کو اپنے قدموں میں جھکا لے۔ ہم مشرق وسطیٰ میں بدتمیز رہ کر بھی زندہ رہ لیں گے۔ ہمیں اپنی آزادی کے عوض برطانوی تہذیب قبول نہیں ہے۔ اخبار نے آگے چل کر لکھا ہے۔ کہ مصر نے ہمیشہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کا احترام کیا ہے بخلاف اس کے اسرائیل نے ہمیشہ ان کی توہین کی ہے۔ لیکن اقوام متحدہ نے اس کا کیا نوٹس لیا ہے؟ اس نے ظالم کو تھپکی دی ہے۔ اور مظلوم کو تھپڑ رسید کیا ہے۔ اور اب جب مصر نے ان تھپڑوں کو روکنے کے لئے اقدام کیا ہے۔ تو ٹائمز چیخ اٹھا ہے۔ اخبار نے اشتراکی اسلحہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ہم ہزار بار یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ اشتراکی اسلحہ خریدنے کے معنی اشتراکی نظریات قبول کرنا ہرگز نہیں ہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔ اور اشتراکیت اسلام کی دشمن ہے۔ ہم نے اشتراکیت کے خلاف برطانیہ سے کہیں زیادہ علمی اور منطقی جنگ کی ہے۔ ہم اشتراکی اسلحہ کی مدد سے جارحانہ اقدامات نہیں کریں گے۔ ہمیں صرف اپنی حفاظت مطلوب ہے۔

شام و مصر کا فوجی معاہدہ

دمشق ۷ رنومبر شام کی پارلیمنٹ نے کل یہاں ایک خفیہ اجلاس میں شام و مصر کے فوجی معاہدے کی منظوری دے دی ہے۔ اس معاہدہ پر صدر کے دستخطوں کے بعد آئندہ ۴۸ گھنٹوں میں عملدرآمد شروع ہو جائیگا۔ معاہدہ کی تفاصیل پہلے ہی منظر عام پر آچکی ہیں۔

سرکاری حکام سیاسی عناصر سے کسی قسم کا میل جول نہ بڑھائیں

وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خانصاحب کا سرکاری افسروں کو انتباہ

حیدرآباد ۷ رنومبر۔ وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خان صاحب نے سرکاری افسروں کو خبردار کیا ہے کہ وہ سیاست میں حصہ نہ لیں۔ اور نہ ہی سیاسی عناصر سے کسی قسم کا میل جول بڑھائیں۔ ڈاکٹر خان صاحب نے یہ بات ٹنڈو محمد خاں جاتے ہوئے حیدرآباد میں ڈویژن اور ضلع حکام سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ ڈاکٹر خان صاحب نے کہا۔ میری حکومت یہ کبھی برداشت نہیں کرے گی۔ کہ ماتحت سرکاری عملہ سیاسی عناصر کے ہاتھوں کھلونا بن کر رہ جائے۔ نئی حکومت کا نصب العین انتظامیہ کو ہر قسم کی برائیوں سے پاک کرنا اور بد دیانتی اقرباپروری جنبہ داری اور رشوت ایسے سماج دشمن عناصر کا استیصال کرنا ہے۔ بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر افسروں کو بھی اپنے زاویہ نگاہ میں تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ انہیں عوام کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اور اپنی تمامتر مساعی ملک و قوم کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کر دینی چاہئیں۔ ڈاکٹر خان صاحب نے سرکاری حکام کو متنبہ کیا ہے۔ کہ سیاسیات میں حصہ لینے والے حکام کے خلاف سخت کارروائی کی جائیگی۔ ڈاکٹر خان صاحب نے حیدرآباد میں صرف ایک گھنٹہ قیام کیا تھا۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

ماش سیاہ ثابت ۱۹/- تا ۲۰/- ماش سبز ۲۲/- تا ۲۴/- مونگ ثابت ۱۸/۸ تا ۱۹/۴ مسور ثابت ۹/- تا ۱۵/- دال مسور ۱۰/۴ تا ۱۳/۴ چنے ۸/۶ تا ۱۹/۶ کابلی چنے ۱۰/- تا ۱۲/۸ گندم ۱۰/۸ تا ۱۱/- آٹا ۱۲/۱۱ گڑ ۹/- تا ۲۳/- شکر ۲۲/- تا ۲۴/- چینی دلیسی ۵۰/- تا ۶۲/- تیل توریہ ۱۲/۳ تا ۴/۴ تیل بنولہ ۶/۸ تا ۴/۷ تیل ناریل ۱۲۰/- تیل تلی ۷۸/- تا ۸۰/- دلیسی ۱۷۲/۸ تا ۱۷۷/۸ تا ۱۸۵/- بناسپتی گھی ۳۶/۸ تا ۳۷/۸ سرخ مرچ ۲۰/- تا ۵۰/- کالی مرچ ۳۸۰/- تا ۵۱۰/- الائچی ڈوڈہ ۳۶۰/- الائچی ۳۴/- تا ۴۴/- نمک ۸/۴ لونگ ۵۲۰/- ہلدی ۱۰۲/-

باجرہ ۹/۸ تا ۱۰/- مکی ۹/- توریہ ۱۲/۷ تا ۱۲/۸ ×

× کمل توریہ ۵/۱۰ دلیسی صابن ۱۰/۴ تا ۵/۴

”ہر قیمت پر پاکستان کی سالمیت کا تحفظ ہمارا نصب العین ہے“ (قبائلی رہنما)

”پختونستان کا نظریہ لغو اور بے بنیاد ہے“ (ایسٹرن ڈیلی پریس)

کراچی ۷ رنومبر۔ خیبر، مہمند اور جنوبی و شمالی وزیرستان کے سربرآوردہ قبائلیوں نے پاکستان کے داخلی معاملات میں افغانستان کے حکمران ٹولہ کی مداخلت کی مذمت کی ہے اور اعلان کیا ہے کہ وہ ہر قیمت پر پاکستان کے استحکام و سالمیت کے تحفظ کو اپنا عزم اور نصب العین سمجھتے ہیں۔

قبائلی سرداروں نے مسئلہ کشمیر کے حل میں تاخیر پر اظہار تشویش کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ قبائلیوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ ہندوستان کشمیر سے متعلق اپنے بین الاقوامی عہد و پیمان کا احترام نہیں کر رہا۔

مذکورہ ایجنسیوں کے بعض سربرآوردہ قبائلیوں نے کہا ہے کہ افغانستان مسلمانوں کو مسلمانوں کے خلاف اکسانے کی غیر اسلامی حرکت کا ارتکاب کر رہا ہے۔ اور پاکستان کے داخلی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے ہم جانتے ہیں کہ افغانستان کی ان حرکتوں کا جواب کس طرح دیا جا سکتا ہے لیکن حکومت پاکستان ہمیں صبر و ضبط پر مجبور کر دی ہے۔

اچکزئی قبیلہ جس میں شاہی جرگہ کے ارکان بھی شامل ہیں کے بعض لیڈروں نے کل چمن میں اعلان کیا ہے کہ افغانستان بیرونی طاقتوں کے اشاروں پر رقص رہا ہے وہ بیرونی عناصر کا وظیفہ خور ہے

ان لیڈروں نے افغانستان کی چالوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان نے پاکستان کے خلاف مکروہ پروپیگنڈا محض اس لئے شروع کر رکھا ہے کہ لوگوں کی توجہ افغان باشندوں کی اقتصادی حالت سے ہٹ رہے جو روز بروز انتہائی خراب ہو رہی ہے۔ اچکزئی قبیلہ کے رہنماؤں نے اعلان کیا ہے کہ وہ افغانستان کے ہر حملہ کا جواب دینے کے لئے تیار رہیں۔

”ایسٹرن ڈیلی پریس“ کا تبصرہ

ناروچ کے مشہور اخبار ”ایسٹرن ڈیلی پریس“ نے ”کابل کی شرانگیزی“ کے عنوان سے حال ہی میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں مضمون نگار مسٹر ہمیڈن جیکسن نے لکھا ہے کہ افغانستان کا حکمران ٹولہ پاکستان میں فتنہ فساد برپا کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ فاضل مضمون نگار نے ”پختونستان“ کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے اسے لغو۔ مہمل اور شرانگیز قرار دیا ہے۔ مضمون کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

”ایسے معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان کا حکمران ٹولہ پاکستان میں فتنہ فساد پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ اس ٹولی نے ایک نئی قوم ”پختون“ دریافت کی ہے اور اس قوم کے لئے سابق شمال مغربی سرحدی صوبہ کے علاقہ میں ایک الگ ریاست کے قیام کا مطالبہ شروع کر دیا ہے

یہ درست ہے کہ پختون نام کے لوگ اس علاقہ میں موجود ہیں۔ لیکن ان کے لئے ایک الگ ریاست ”پختونستان“ کا مطالبہ ان کی انتہائی گمراہی کا مظہر ہے۔ کیونکہ قبائلی علاقہ کے لوگوں اور افغانستان کے لوگوں میں زبان۔ پشتو۔ کے سوا اور کوئی قدر مشترک نہیں اس کے برعکس مغربی پاکستان کے پٹھانوں سے ان کی رشتہ داریاں اور گہرے تعلقات قائم ہیں۔ اس کے علاوہ قبائلی علاقہ کے باشندے وحدت مغربی پاکستان کے قیام پر بے حد خوش ہیں۔ کیونکہ انہیں ایک یونٹ میں اپنا مستقبل شاندار نظر آتا ہے“

ڈیورنڈ لائن

فاضل مضمون نگار نے پاکستان اور افغانستان کی باہمی کشیدگی کے مختلف پہلوؤں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

”افغانستان کی خودمختاری برطانیہ (جو ان دنوں برصغیر پاک و ہند پر حکمران تھا) اور افغانستان کے مابین ایک معاہدہ کے تحت تسلیم کی گئی تھی اس معاہدہ کے مطابق ڈیورنڈ لائن سے ایک بین الاقوامی سرحد قائم کر دی گئی تھی جو افغانستان اور برصغیر ہند و پاکستان کے درمیان حد فاصل تھی۔ پاکستان اور افغانستان کے درمیان مسئلہ اب صرف یہ ہو سکتا ہے کہ ۱۹۴۷ء میں انگریزوں کے جانے کے بعد افغان برطانوی معاہدہ خود بخود پاک افغان معاہدہ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے یا نہیں۔ پاکستان اور برطانیہ اس رائے کے حامل ہیں کہ یہ معاہدہ پاک افغان معاہدے میں تبدیل ہو گیا ہے لیکن افغانستان اسے تسلیم کرتا نظر نہیں آتا مگر افغانستان کو اس صورت حال میں بھی یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ پاکستان کے خلاف ایسا زہریلا پراپیگنڈا کرے جیسا کہ وہ اب کر رہا ہے“

مضمون نگار نے افغانستان اور پاکستان کے درمیان حالیہ مصالحت کا بھی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ افغانستان کو مصالحت کے بعد اپنے رویہ میں تبدیلی کرنی چاہیئے تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ اب نہیں ہوا۔ (نوائے وقت)

درخواست دعاء

میرے والد صاحب کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں اور بائیں ٹانگ پر پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

مرزا سعید احمد ضیا سلام پریس ربوہ

ضلع لاہور کے سیلاب زدہ علاقوں میں مجلس خدام الاحمدیہ کی شاندار امدادی مساعی

وسیع پیمانے پر کھانے پینے کی اشیاء دوائیں اور کپڑوں کی تقسیم کے علاوہ خدام نے کیچڑ وغیرہ اٹھانے اور شہر کی گلیاں صاف کرنے میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ضلع کے سیلاب زدہ علاقوں میں اوّل دن سے ہی نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ انہوں نے ریلیف کے متعلقہ افسران کو ہر موقعہ پر رضا کار مہیا کر کے ان کے ساتھ پورا تعاون کیا ہے۔ علاوہ ازیں خدام کی امدادی پارٹیاں لاہور کی نواحی بستیوں میں وسیع پیمانے پر کھانے پینے کی اشیاء۔ دوائیں اور کپڑے تقسیم کر رہی ہیں۔ اسی طرح شہر کی صفائی کے سلسلے میں خدام نے گلیوں اور بازاروں سے کیچڑ اٹھانے اور ڈی ڈی ٹی وغیرہ چھڑکنے کے کام میں بھی خدمت کا نہایت اعلیٰ نمونہ قائم کیا ہے۔ مجلس کی مساعی کے ضمن میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے معتمد مکرم شیخ مبارک محمود صاحب کی طرف سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

۱۸ اکتوبر ۵۵ء مجلس خدام الاحمدیہ لاہور خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت جانفشانی کے ساتھ ریلیف کا کام سرانجام دے رہی ہے جس کا اعتراف حکام تک کرتے ہیں۔ جب کبھی بھی انہیں فوری طور پر رضاکاروں کی ضرورت پڑتی ہے وہ ہمارے دفتر کی طرف رجوع کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان سے پورا پورا تعاون کیا جاتا ہے۔ جب تک ریلیف کا کام فوجی حکام کی زیر نگرانی رہا انہوں نے بھی یہ محسوس کیا کہ خدام صحیح طور پر بے لوث خدمت کرنے والے ورکر ہیں اور اب جب سے سول حکام کے ہاتھ اس کا انتظام آیا ہے اب بھی خدا کے فضل سے ہر جگہ اور ہر کام کے لئے ان کو تربیت یافتہ خدام پیش کئے گئے۔ سول ڈیفنس۔ پولیس اور انٹی ملیریا والوں کو ہر روز خدمات پیش کی جا رہی ہیں۔ آج بھی پولیس اور سول ڈیفنس کے محکمے کی زیر نگرانی خدام نے شہر میں صفائی کا کام کیا۔ اس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھے اچھے معزز اور تعلیم یافتہ نوجوان خدام کیچڑ اٹھاتے رہے۔ ان کو کام کرتے ہوئے دیکھ کر پولیس افسران کے منہ سے بے اختیار تحسین کے کلمات نکل جاتے تھے۔

آج اس کے علاوہ خدام کی مختلف پارٹیوں نے مندرجہ ذیل علاقوں میں دورہ کیا اور لوگوں کو طبی امداد مہیا کی۔ شاہ باغ۔ مصری شاہ۔ احاطہ تھانیدار۔ وسن پورہ تاجپورہ۔ شاہدرہ وغیرہ ان کے علاوہ بھی ۲۰۰ افراد کو طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ خدام کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کے ایک وفد نے بھی شاہدرہ کے ملحقہ علاقہ میں دورہ کیا اور ۲۶ افراد میں پارچات تقسیم کئے اور ۱۰۰ افراد کو طبی امداد مہیا کی نیز اس وفد نے بے خانماں مصیبت زدگان میں دیا سلائیاں اور موم بتیاں بھی تقسیم کیں۔

۱۹ اکتوبر ۵۵ء ایک ریلیف سنٹر شاہدرہ میں بھی قائم کر دیا ہے جو اس سنٹر کے زیر اہتمام کرنل جاوا۔ درگاہی گل۔ گورنمنٹ راکس فارم کالا شاہ کاکو اور اس کی نواحی بستیوں میں ۱۵۰ افراد کو ملیریا سے محفوظ رہنے کے ٹیکے لگائے گئے۔

ہمارے سلطان پورہ کیمپ کے ذریعہ خدام نے کوٹ خواجہ سعید۔ سندر کالو رام۔ مڑھی شیر سنگھ۔ اور بھگت پورہ میں پانی اور کیچڑ وغیرہ میں سے گذر کر ۵۰۰ افراد میں ادویات اور پارچات تقسیم کئے۔

سول ڈیفنس افسران کی خواہش کے مطابق ۱۰ تربیت یافتہ خدام ان کے پاس بھجوائے گئے۔ اسی طرح پولیس کے ہمراہ بھی خدام نے مسلم ٹاؤن مصری شاہ۔ تاجپورہ وغیرہ کے علاقہ میں گلیوں اور سڑکوں کی صفائی میں مصروف رہے۔

مجلس کے علاوہ جماعت لاہور نے بھی ہمارے ساتھ پورا تعاون فرمایا۔ مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور۔ اور مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ناصر شاہد لاہور بھی ہمارے ساتھ گہرا تعاون فرما رہے ہیں۔

ہمارے کام کے متعلق لاہور کے بعض اخبارات میں بھی خبریں چھپ رہی ہیں۔

۲۲ اکتوبر

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی ایک سروے پارٹی نے چالیس میل پیدل اور سائیکلوں پر سفر کر کے بعض سیلاب زدہ علاقوں کا جائزہ لیا۔ اس پارٹی نے کرشن نگر۔ راج گڑھ اسلامیہ پارک۔ نواں کوٹ۔ مہاجر آباد محمود بوٹی بند پر جھگیاں۔ کروں۔ محمود بوٹی بھگت پورہ۔ جی ٹی روڈ پر دا گنی گل۔ کالا شاہ کاکو راکس فارم چک ۳۲/۱۳۔ ڈیرہ عبداللہ ڈیرہ بسر دار شاہ اور اردگرد کے متعدد دیہات میں پھر کر سیلاب زدہ لوگوں کی ضروریات کا اندازہ کیا تا کہ ان سیلاب زدوں کی امداد کی جائے۔ کل مجلس کی امدادی پارٹیاں خشک اجناس ادویات اور کپڑے وغیرہ لے کر ان علاقوں میں جائیں گی۔

علاوہ ازیں مجلس کے سلطان پورہ سنٹر سے قلعہ لچھمن سنگھ۔ مڑھی شیر سنگھ۔ بھگت پورہ اور دوسرے دیہات میں ۳۵۰ افراد میں ادویات اور پارچات وغیرہ تقسیم کئے گئے۔

شاہدرہ اور اسلامیہ پارک کے امدادی سنٹر بھی اپنے گرد و نواح کے دیہات میں امدادی کام کرتے رہے۔

۲۳ اکتوبر

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے اپنا ایک عارضی امدادی کیمپ، کالا شاہ کاکو سٹیشن کے قریب قائم کر دیا ہے۔ اس سنٹر سے ۵۰ خدام مختلف پارٹیوں میں گرد و نواح کے دیہات میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے بھیجے گئے۔ جہاں انہوں نے ۱۲۰۰ افراد میں خشک آٹا، دالیں، نمک گھی۔ خشک دودھ چائے اور ماچسیں تقسیم کیں۔ طبی امداد کی ایک پارٹی نے مختلف دیہات میں ۱۵۰ افراد میں ادویات تقسیم کیں اور ۳۰۰ افراد کو ملیریا کے ٹیکے لگائے

امیر جماعت احمدیہ لاہور چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور نائب امیر ڈاکٹر عبد الحق صاحب نے بھی خدام الاحمدیہ کے بعض عہدیداروں کے ساتھ اس علاقے کا دورہ کر کے خدام کے کام کا معائنہ کیا۔ چوہدری صاحب موصوف تین گھنٹے تک سیلاب زدگان میں ضروریات کی اشیاء تقسیم کرنے میں مصروف رہے۔

لجنہ اماء اللہ لاہور کی آٹھ عہدیداروں نے بھی ۱۵۰ عورتوں میں کپڑے تقسیم کئے خدام کے علاوہ سید بہاول شاہ صاحب ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا میاں عبد المجید صاحب بھی خدام کے ہمراہ تشریف لے گئے۔

جن علاقوں میں مجلس نے امدادی کام کیا۔ ان میں درگئی گل جدید۔ کالا شاہ کاکو راکس فارم ڈیرہ عبداللہ۔ ڈیرہ بسر دار شاہ چک ۳۲/۱۳ کے نام قابل ذکر ہیں۔

اس عارضی کیمپ کے انچارج شریف احمد صاحب اور نائب محمد صدیق صاحب شاکر اور میاں عبد القیوم صاحب تھے۔

چوہدری فتح محمد صاحب اور شریف احمد ٹھیکیدار نے آمد و رفت کے ذرائع مہیا کرنے میں خدام کی خاص طور پر امداد فرمائی ہے

۲۴ اکتوبر

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے مرکزی امدادی سنٹر جودھامل بلڈنگ سے خدام کی مختلف پارٹیاں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے روانہ کی گئیں۔ ان پارٹیوں نے قلعہ لچھمن سنگھ۔ ابوالخیر۔ بیگم کوٹ۔ درگئی گل جدید اور اردگرد کے دیہات میں ۳۵۰ افراد کو ادویات اور کھانے کی خشک اشیاء اور ۳۰۰ افراد میں ادویات تقسیم کی گئیں

علاوہ ازیں مجلس کے زیر اہتمام محکمہ انسداد ملیریا کے تعاون سے کرشن نگر اور شہر کے دوسرے سیلاب زدہ حصوں میں ڈی ڈی ٹی چھڑکنے کا انتظام کیا گیا۔

مجلس کے سلطان پورہ اور اسلامیہ پارک کے امدادی سنٹروں سے بھی آج متعدد دیہات میں ادویات۔ کپڑے اور کھانے کی خشک اشیاء سیلاب زدگان میں تقسیم کی گئیں۔

۲۵ اکتوبر

۲۵ اکتوبر ۳۰۰ افراد کو جو سیلاب کی وجہ سے مختلف بیماریوں کا شکار تھے۔ طبی امداد مہیا کی گئی۔ خدام کی امدادی پارٹیاں سارا دن ڈاکٹروں کے ہمراہ شاہدرہ اور اس کی نواحی بستیوں کا دورہ کرتی رہیں۔ اور بیمار افراد کے گھروں اور جھونپڑیوں پر جا کر ان کو ادویات دیں ان دیہات میں ایسے لوگ بھی موجود تھے۔ جن کا سیلاب کی وجہ سے سب کچھ ضائع ہو گیا تھا۔ اور ان کے پاس پہننے کو کپڑا تک نہ تھا۔ خدام نے ایسے ۳۵۰ مستحق افراد کو پہننے کے کپڑے دیئے اور کچھ کو کمبل بھی دیئے۔